© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ہندوپاک میں سفارتی تعلقات قائم ہوئے، امرتسر اور لاہور کے درمیان ریل کی آمد و رفت شروع ہوئی، تجارتی معاہدہ ہوا، اس کے علاوہ اور بھی مختلف طریقوں سے دونوں طرف سے خیر سگالی اور دوستی کے جذبات کا مظاہرہ ہو رہا ہے، ان سب چیزوں کو دیکھ کر اِدھر اور اُدھر دونوں طرف امید توی تھی کہ اب کم از کم حسبِ سابق آمد و رفت، رسل و رسائل اور اخبارات و رسائل کے تبادلے اور ان کے آنے جانے میں سہولت ہوگی۔ لیکن افسوس بقول حسرت سے

التفاتِ یار تھا اک خواب آغازِ وفا سچ ہوا کرتی ہیں ان خوابوں کی تعبیریں کہیں؟

اس سلسلے میں سب سے پہلے اخبار الجمعیۃ میں پاکستان کے مشہور روزنامہ نوائے وقت کا ایک شذرہ نظر سے گزرا جس میں لکھا تھا کہ "پاکستان میں ہندوستان کے اخبارات و رسائل کو ڈاکخانہ برائے ممالکِ غیر (FORAIN POST OFFICE) میں روک لیا گیا ہے اور انھیں تقسیم نہیں کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس راہ سے مخالفِ پاکستان لٹریچر آ رہا ہے"۔ اس شذرہ کے نظر سے گزرنے کے ایک ڈیڑھ ماہ بعد پاکستان میں برہان کے خریداروں اور دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے کہ اگست سے "بُرہان" اُن کو نہیں مل رہا ہے، سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں دفتر "بُرہان" میں ایک خط پاکستان کی وزارتِ اوقاف و امورِ مذہبی کے پریس سکریٹری کا بھی وصول ہوا جس میں شکایت درج تھی کہ "برہان تین مہینوں سے نہیں پہنچ رہا ہے"۔ ہمیں اس خط کو پڑھ کر تعجب اس لیے ہوا کہ اگر وہاں اخبارات و رسائل کی تقسیم کو گورنمنٹ کے حکم سے روک دیا گیا ہے تو ایک وزارت کے پریس سکریٹری کو اس کا علم لازمی طور پر ہونا چاہیے اور پھر ان کا دفتر برہان کو خط لکھنا کوئی معنی نہیں رکھتا، اس بنا پر ہمارا قیاس یہ ہے کہ یہ اقدام گورنمنٹ

© rasailojaraid.com